احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 29

منگل 20- جولائی 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

213029
CPL 61

منگل 20- جولائی 1999ء - 6 ربیع الثانی 1420 ہجری - 20- وفا 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 162

فتح کی دعا

حضرت عبداللہ بن اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جنگ خندق میں یہ دعا کرتے تھے-

اے اللہ' قرآن کے نازل کرنے والے' جلد حساب لینے والے اے اللہ دشمن کے لشکروں کو شکست دے -اے اللہ ان کے قدم اکھاڑ دے اور ان کو تہہ و بالا کر دے-

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الدعاء علی المشرکین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی

خلافتِ رابعہ میں راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کا تذکرہ

جان قربان کرنے والوں اور ان کے اہل و عیال کے صبر و استقامت کے حیران کن نمونے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16- جولائی 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-16- جولائی 1999ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے خلافت رابعہ میں راہِ مولا میں جان قربان کرنے والے فرزندان احمدیت کا حسین و دلکش تذکرہ جاری رکھا- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اس کے ساتھ کئی دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا-

حضور ایدہ اللہ نے مکرم قاضی بشیر احمد کھوکھر ایڈووکیٹ شیخوپورہ کے راہ خدا میں جان قربان کرنے کے واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا آپ تنگدستی کے باوجود چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے -ایک دفعہ آپ کو دشمنوں نے گھیر لیا اور زدوکوب کیا مگر آپ بچ گئے- آپ کو قتل کی دھمکیاں دی جاتی رہیں- 17- نومبر 90ء کو آپ کچہری سے واپس سائیکل پر آرہے تھے کہ کمپنی باغ شیخوپورہ میں حملہ آوروں نے چاقوؤں کے کئی وار کر کے آپ کو راہ خدا میں قربان کر دیا- آپ کی عمر 60 سال تھی- آپ کی اولاد خدا کے فضل سے دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالامال ہے- مکرم ملک محمد دین صاحب ساہیوال کے واقعہ میں اسیر تھے- پیرانہ سالی کی وجہ سے اسیری میں کئی عوارض لاحق تھے -اسیری میں ہی نومبر 1991ء میں انتقال فرمایا- مکرمہ فضیہ مہدی صاحبہ مکرم نسیم مہدی صاحب امیر کینیڈا کی اہلیہ اور مکرم عبدالعزیز بھامڑی صاحب کی بیٹی تھیں -انہوں نے اپنے سرکا ٹیومر اس وقت بتایا جب وہ علاج کے قابل نہ رہا تھا-21ء اکتوبر 1993ء کو کینیڈا میں ہی وفات پائی- مکرم عبدالرحمان باجوہ صاحب 28 اکتوبر 1994ء کو کراچی میں منظور کالونی میں راہ خدا میں قربان ہوئے- مکرم دلشاد حسین کچھی صاحب لاڑکانہ نے 93ء میں بیعت کی- گھر واپس آرہے تھے کہ کسی مخالف نے گولی مار کر آپ کو قربان کر دیا- مکرم سلیم احمد پال صاحب منظور کالونی کراچی میں 10 نومبر 94ء کو راہ خدا میں قربان ہو گئے -مکرم انور حسین ابڑو صاحب انور آباد لاڑکانہ نے 19 دسمبر 1994ء کو راہ خدا میں جان دی- شام ساڑھے پانچ بجے سفید رنگ میں رینجرز کی وردی پہنے ہوئے 7 افراد آئے- آپ کے والد محمد انور ابڑو کے بارے میں پوچھا وہ نہ ملے تو انور حسین ابڑو کو نماز سے سجدہ کی حالت میں اٹھا لیا اور کلمہ پڑھنے کو کہا انہوں نے کلمہ پڑھا تو کہنے لگے تم ظاہراً کلمہ پڑھتے ہو- پھر گردن سے بندوق لگا کر کہا کہ اپنے مرشد کو گالیاں دو- آپ کمزور سے جسم کے تھے مگر آپ نے نصف گھنٹہ نہایت استقامت کا مظاہرہ کیا- انکی خواتین نے بھی حملہ آوروں کی کوئی منت سماجت نہ کی- پھر نہر کے کنارے کھڑے کر کے آپ اور آپ کے بیٹے ظہور احمد پر فائرنگ کی بیٹے کو گولی لگی مگر وہ بچ گیا- مکرم انور حسین ابڑو صاحب نے راہ خدا میں جان دے دی- مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب شب قدر مردان اپنے سسر مکرم عبدالرشید صاحب کے ہمراہ ایک نو احمدی مکرم دولت خان صاحب کی ضمانت دینے 19- اپریل 95ء کو شب قدر کچہری پہنچے تو پانچ ہزار مخالفین اکٹھے تھے ایک مخالف مجمع کو ترغیب دے رہا تھا کہ ان کو سنگسار کر دیا جائے چنانچہ ہجوم نے پتھر مار کر ریاض صاحب کو راہ مولا میں قربان کر دیا- ان کے سسر مکرم عبدالرشید صاحب کو بھی سخت مارا پیٹا اور ان کو مرا ہوا سمجھا گیا- ان کے بازوؤں اور ٹانگوں کی تمام ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں- انہوں نے علاج بھی کوئی نہیں کروایا- ڈاکٹر ان کے ایکسرے دیکھ کر حیران ہیں کہ چلتے پھرتے کیسے ہیں- خدا کے فضل سے یہ اعجازی طور پر زندہ اور اپنے روزمرہ کے کام بجا لا رہے ہیں- مکرم ریاض صاحب کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ وہ سنگ باری کے دوران مسلسل کلمہ کا ورد کرتے رہے- مکرم مبارک احمد شرما صاحب شکار پور مکرم عبدالرشید شرما کے صاحبزادے تھے- 1974ء میں ان پر حملہ ہوا- کئی جگہ علاج کرواتے رہے- آخرکار طویل عرصہ کے بعد 3 مئی 1995ء کو انہی زخموں کے نتیجے میں راہ مولا میں قربان ہو گئے- مکرم محمد صادق صاحب حافظ آباد احمدیت کا پیغام پھیلانے میں ننگی تلوار تھے ان کی دعوت الی اللہ سے 15 کٹر اہلحدیث احمدی ہوئے- 8 نومبر 96ء کو قربان ہوئے- مکرم چوہدری عتیق احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ وہاڑی صرف سچ پر مبنی کیس لیا کرتے تھے- 19- جون 97ء کو اپنی زمینوں پر جا رہے تھے کہ حملہ آوروں کی فائرنگ سے اپنے ڈرائیور سمیت راہ مولا میں قربان ہو گئے- مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب گھوکھر ضلع گوجرانوالہ کو گھر سے اغوا کر کے 26 اکتوبر 97ء کو ظالمانہ طور پر ہلاک کیا گیا- مکرم مظفر احمد شرما صاحب شکار پور کو 12- دسمبر 97ء کو فائرنگ کر کے راہ مولا میں قربان کر دیا گیا- مکرم محمد اکبر اقبال صاحب 15-14 فروری 98ء کی درمیانی رات یوگنڈا میں انتقال کر گئے انکو 8 فروری کو شدید زخمی کیا گیا- عزیز محمد جری اللہ کینیا میں پہاڑی نالے میں گر کر ڈوب کر راہ مولا میں قربان ہوئے- مکرم محمد ایوب اعظم صاحب واہ کینٹ کو 7 جولائی 1998ء کو فائرنگ کر کے قربان کیا گیا- مکرم ملک نصیر احمد صاحب وہاڑی کو 4- اگست 98ء کو قربان کیا گیا- مکرم ماسٹر نذیر احمد بگھیو نواب شاہ نے 10- اکتوبر 1998ء کو راہ مولا میں جان دی-

کانٹا تک نہ چبھے

عرب کے دو قبائل نے آنحضورؐ سے دھوکہ کر کے چند صحابہ منگوائے کہ انہیں دین کی تعلیم دیں گے پھر انہیں شہید کر دیا- ان میں سے ایک صحابی حضرت زید بن دثنہؓ بھی تھے- قریش نے آپؓ کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا- جب آپ کو قتل کرنے کے لئے لایا گیا تو ابوسفیان نے ان سے پوچھا میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے آج یہاں ہمارے درمیان تیری جگہ محمدؐ ہوتا ہم اسے موت کے گھاٹ اتار رہے ہوتے اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہوتے-

حضرت زید بن دثنہ' یہ سن کر تڑپ اٹھے اور وفور محبت سے بولے خدا کی قسم! مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ حضرت محمد ﷺ جہاں بھی ہیں' انہیں ایک کانٹا بھی چبھ جائے اور میں اپنے اہل و عیال میں آرام سے بیٹھا رہوں- ابوسفیان بھی اس آتش عشق کو محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا- اسے کہنا پڑا میں نے آج تک لوگوں میں ایسی شدید محبت نہیں دیکھی جیسی محمد (ﷺ) کے ساتھی' اس سے کرتے ہیں-"

(تاریخ الامم والملوک لابی جعفر محمد بن جریر الطبری الجزاء الثالث ص 141 دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت لبنان الطبعۃ الاولیٰ 1987ء)

ربوہ میں بجلی کی ابتر صورتحال

○ ربوہ میں گزشتہ کئی روز سے بجلی کی فراہمی کی صورت حال ابتر ہو چکی ہے- بار بار بجلی بند ہونا گویا معمول بن چکا ہے- دن میں کئی بار چھوٹے اور لمبے وقفوں سے یہ تکلیف دہ سلسلہ جاری رہتا ہے- 19 جولائی کو صبح ساڑھے پانچ بجے کے لگ بھگ بجلی بند ہوئی اور تادم تحریر (دن ایک بجے) یہ سلسلہ جاری رہا- اس پر طرہ یہ کہ محکمہ بجلی کا کوئی ذمہ دار اہلکار یا اعلیٰ افسران تک کوئی بھی شخص اس بارے میں وضاحت نہیں کرتا- فون کے ریسیور اٹھا کر رکھے ہوئے ہیں عوام شدید گرمی میں سخت مشکلات میں مبتلا ہیں- بجلی کی موٹریں نہ چلنے کی وجہ سے پانی میسر نہیں غرضیکہ واپڈا کے اہلکاروں کی سستیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے اہل ربوہ شدید مشکلات کا شکار ہیں- عوامی حلقوں نے اس صورت حال کی اصلاح کا مطالبہ کیا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی راہ خدا میں قربانی کا دلگداز تذکرہ

جماعت انہی رستوں پر چلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو رستے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے ہمارے لئے بنائے تھے

غلام قادر کی رگوں سے وہ خون ٹپکا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت اماں جان کا خون شامل ہے

گذشتہ خطبہ کے متعلق بعض ضروری وضاحتیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 23- اپریل 1999ء بمطابق 23- شہادت 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر155 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔(۔) جو بھی اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو۔ بل احیاء بلکہ وہ تو زندہ ہیں جبکہ حال یہ ہے کہ تم اس کا شعور نہیں رکھتے۔ یہی وہ آیت ہے جو (راہ خدا میں قربان ہونے والوں) کے ضمن میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے اور اسی تعلق میں میں آج اسی مضمون کو جاری رکھوں گا جو پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا۔

ایک غلطی جو اس خطبے کے دوران مجھ سے ہوئی وہ نسبتی غلطی تھی یعنی میں نے غلام قادر (۔) کو اپنے دور کا (جان دینے والوں کا سردار) کہہ دیا تھا اور اس پہلو سے اس کے بعد مجھے رات بھر یہ پریشانی رہی اور دوسرے دن صبح میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت کی کہ اپنے اخباروں کو، رسالوں کو اچھی طرح ہدایت کر دیں کہ یہ لفظ کسی نسبت سے بھی نہ استعمال ہو اور ایسا ہی ہو گا لیکن میں وجہ بیان کر رہا ہوں کہ کیوں میں نے ایسا کیا۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ مجھے خیال آیا کہ اللہ کے سوا کون کسی کو (سردار) کہہ سکتا ہے۔ وہ ہر حال سے باخبر ہے۔ وہی ایک ذات ہے جو کسی کے متعلق (سردار) ہونے کا فتویٰ دے سکتی ہے۔ اور کسی دور کی نسبت سے اللہ ہی کو حق ہے اور کسی کو حق نہیں ہے۔ اور اس تعلق میں میرا ذہن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (۔) کی طرف گیا اور خیال آیا کہ اگر یہ بات اسی طرح رہی اور ہمارے اخباروں میں اور کیسٹس میں لوگ یہ سنتے چلے گئے تو قیامت تک یہ ایک ناجائز سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ ہمارے (قربان ہونے والوں) کا دور تو اللہ بہتر جانتا ہے کب تک چلنا ہے اور سب میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے شوق میں یہ ناجائز دوڑ شروع ہو جائے گی کہ کوئی کہے گا اس دور کا یہ (سردار) ہے اس دور کا وہ (سردار) ہے۔ اور اصل (قربانی) کی عظمت پر ایک رنگ میں پردہ پڑ جائے گا جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف (۔) ہیں، ہمیشہ وہی رہیں گے کوئی نہیں جو ان کی پاسنگ کو بھی پہنچتا ہو۔ پس اس پہلو سے میں نے آج کے خطبہ میں ایک تو یہ وضاحت کرنی ضروری سمجھی اور کچھ اور وضاحتیں بھی، کچھ لفظی غلطیاں وغیرہ اور رہ گئی تھیں جو میں درست کرنا چاہتا ہوں۔

ایک غلطی ایسی ہوئی ہے جو میرے علم میں ہے کہ غلط ہے اور میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ غلام قادر (۔) کی رگوں میں میرا یا میری ماں کا یا میر داؤد احمد صاحب یا میر محمد اسحاق صاحب کا خون دوڑ رہا ہے۔ مجھے علم ہے، اچھی طرح جانتے ہوئے میرے منہ سے بجائے یہ نکلنے کے کہ (اس) کی اولاد میں یہ سب خون دوڑ رہا ہے، یہ لفظ نکل گیا کہ (اس) کے خون میں دوڑ رہا ہے اور ایک غلطی سے دوسری غلطی پیدا ہونے لگ گئی۔ پس جو خون آپ کی رگوں سے بہا ہے بلاشبہ حضرت اقدس مسیح موعود (۔) اور حضرت اماں جان کا خون ہے۔ اس میں میرا یا کسی اور کے خون کے شامل ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے ہاں ان کی اولاد میں یہ خون اکٹھے ہو گئے ہیں اور اس کی کوئی مثال خاندان میں آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ ان کے بچوں میں جو خون اکٹھے ہوئے ہیں وہ تو لگتا ہے مجمع البحرین ہے۔ ہر طرف سے آ آکر خون کی نالیاں مل گئی ہیں۔ تو اس درستی کو بھی پیش نظر رکھیں اور ان کے متعلق جو میرا فقرہ منہ سے نکلا تھا وہ کسی پہلو سے بھی درست نہیں تھا۔ وہ کہنا یہ چاہئے تھا کہ آپ کی اولاد میں یہ خون اکٹھے ہو گئے، منہ سے نکل گیا کہ ان کے خون میں یہ سب خون اکٹھے ہو گئے۔

دوسرا ایک اور غلطی جو لفظی ہے جو تحریر میں غلط لکھی گئی تھی اور اسی طرح میں نے اس کو پڑھ دیا۔ یا تحریر میں ٹھیک لکھی گئی ہو گی یا میری نظر کا قصور ہو گا اللہ بہتر جانتا ہے کیا واقعہ ہوا۔ ان کے ایک بچے کا نام جو جڑواں بچہ ہے محمد معظم لکھا گیا تھا حالانکہ محمد مفلح نام ہے۔ ماں باپ نے محمد مفلح نام رکھا تھا اور لکھنے میں کوئی طرز ایسی تھی کہ میں اسے محمد معظم پڑھ گیا۔ تو یہ معمولی ایک ثانوی سی غلطی ہے مگر اس کی درستی بھی ضروری تھی۔

ایک لفظ محرم کا ہے جو میں غلط استعمال کرتا رہا ہوں سارے عرصہ میں اور اچھا بھلا علم ہے کہ محرم ذوالحج کا مہینہ گزرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ہمیشہ سے علم ہے، ہر بچہ بچہ جانتا ہے لیکن میں حج کے معاً بعد یہ کہنے لگ پڑا کہ محرم شروع ہو گیا۔ اس غلطی کو تو میں یقیناً یہی سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ کے تصرف سے ہوئی تھی کیونکہ جماعت احمدیہ کے لئے یہ محرم شروع ہو چکا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود (۔) کا جو خون بہا ہے (راہ خدا میں قربانی) کے طور پر اور آپ کی اولاد کے ذریعے یہ کربلا کی یاد تازہ کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے اس کو تو غلطی سے زیادہ تصرف الٰہی سمجھتا ہوں۔ یہ میرا بار بار کہنا کہ محرم شروع ہو گیا ہے دعائیں کرو یہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوا ہے۔ وہ یہی چاہتا تھا کہ جماعت کثرت کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ (۔) اور ان کی آل پر جو سچی روحانی آل ہیں درود بھیجنا شروع کر دیں کیونکہ محرم سے پہلے پہلے ہی یعنی اصل مہینہ شروع ہونے سے پہلے ہی یہ واقعہ گزر جانا تھا۔

ایک اور بات میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے خطبے سے کئی لوگوں کو یہ غلط تاثر ہوا ہے کہ مجھے جو غلام قادر سے محبت تھی اور ان کی (قربانی) کا صدمہ ہے اس کی وجہ اپنی بہن امتہ الباسط کا خیال رہا ہے اور اپنی بھانجی نصرت کا۔ یہ درست نہیں۔ کئی لوگ تعزیت میں بھی یہ بات کہتے ہیں، ہرگز یہ درست نہیں ہے۔ لوگوں کو تصور نہیں کہ مجھے حضرت مسیح موعود (۔) کے خون سے کیسی محبت ہے۔ ایسا عاشق ہوں کہ شاید کوئی اور اس کی نظیر نہ ملتی ہو۔ اور اس کا ذہن پر اتنا دباؤ تھا کہ دیکھو پہلی بار حضرت مسیح موعود (۔) کا خون (راہ خدا میں قربانی) کے طور پر گلیوں میں ظاہر ہوا ہے۔ تو اس ضمن میں امتہ الباسط کا ذکر کیا ہے، عزیزہ نچھو کا بھی ذکر کیا گیا، مگر وہ وجوہات نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ جواب مجھے لکھ رہے ہیں تعزیت کے لئے کہ آپ کی بہن امتہ

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الباسط۔ اس کا دور کا بھی تعلق نہیں۔

عزیزم غلام قادر سے مجھے جو محبت تھی وہ بہت پہلے سے ہے اور اس کی وجہ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا' تفصیلی وجہ کہ کیوں ایسا ہوا' مگر میرے دل میں ڈال دی گئی تھی۔ چنانچہ عزیزہ نصرت یعنی جن کو ہم نچھو کہتے ہیں انہوں نے میری بیٹی کو فون پر بتایا کہ جب غلام قادر نے وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے تو اس وقت میں نے ان کے نام ایک خط لکھا تھا اور اتنا غیر معمولی' اس قدر محبت کا اظہار تھا کہ وہ حیران رہ گئے اور اس خط کو غالباً نصرت کی تجویز پر ہی انہوں نے فریم کروا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے۔ تو میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ جو بھی میرا تعلق تھا وہ اللہ کی طرف سے دل میں ڈالا گیا تھا اور ایسا ہونا چاہئے تھا کیونکہ اب میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود (-) کا ایک الہام پڑھ کے سناتا ہوں جس کا اطلاق لازماً مرزا غلام قادر (-) کے اوپر ہوتا ہے' اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔

1904ء میں 25 نومبر کو حضرت مسیح موعود (-) کو الہام ہوا "غلام قادر آئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ رد اللہ الی" نیچے ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس پھر بھیج دیا۔ رد اللہ الی کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس بھیج دیا۔ اب غلطی سے اس سے پہلے اس الہام کو حضرت مرزا غلام قادر کے اوپر چسپاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ حضرت مرزا غلام قادر تو اس الہام سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے اور ان کے آنے سے مسیح موعود کا گھر کیسے برکت سے بھر گیا "گھر نور اور برکت سے بھر گیا" ظاہر ہے کہ یہ ایک پیشگوئی تھی' ایک ایسا غلام قادر آنے والا ہے میری اولاد میں جس کے آنے سے جس گھر میں آئے گا وہ گھر برکت اور نور سے بھر جائے گا۔

اس سلسلے میں مرزا غلام قادر جو بہت پہلے فوت ہو چکے ہیں حضرت مسیح موعود (-) کے دعوئ ماموریت کے بعد ہوئے لیکن مخالفتوں کے دور سے بہت پہلے کے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق مجھے توجہ دلائی ہے ایک بزرگ نے کہ اردو کلاس میں کہیں میرے منہ سے یہ نکل گیا تھا کہ مرزا غلام قادر مخالفت کی حالت میں فوت ہو گئے تھے' یہ درست نہیں ہے۔ حضرت مرزا غلام قادر نے کبھی بھی مسیح موعود (-) کی مخالفت نہیں کی۔ مخالفت کی حالت سے مراد یہ ہے کہ وہ دور پہلے کا جو تھا ابھی مخالفانہ اس حالت میں بھی نہیں کہنا چاہئے تھا۔ کہنا یہ چاہئے تھا اس مخالفت کے دور سے پہلے فوت ہو چکے تھے یہ درستی الفضل میں شائع کر دی جائے گی جب یہ خطبے چھپیں گے۔ لیکن ان سب باتوں کے متعلق میں وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ جب لوگ پڑھیں گے اور جنہوں نے کیسٹ سنی ہوئی ہو گی تو فرق کی وجہ یہ ہے کہ منہ سے بعض غلط لفظ نکل جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ کا مجھ سے سلوک رہا ہے کہ میرے مرنے سے پہلے پہلے وہ ان غلطیوں کی اصلاح کر دیتا ہے جو جماعتی تاریخ کے لحاظ سے ضروری ہوتی ہیں۔ پس الحمدللہ کہ اس کے احسانات ہیں مجھ پر۔ مجھے امید ہے میرے مرنے تک ہمیشہ اسی طرح جاری رہیں گے۔

اب اس کے بعد میں آپ کے سامنے (راہ خدا میں قربان ہونے والوں کے سردار) کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی (قربانی) کے تو پاسنگ کو بھی دوسری (قربانیاں) نہیں پہنچ سکتیں۔ کوئی نسبت نہیں۔ جسے خدا نے (راہ خدا میں جان دینے والوں کا سردار) کہہ دیا' جسے خدا کے مامور نے اللہ سے علم پا کر (-) کہہ دیا اس کے ساتھ کوئی مماثلت نہیں۔ میں نے اب وہ ساری (قربانیاں) اکٹھی کی ہیں جن کے متعلق مختلف وقتوں میں میں بیان کرتا رہا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور میں' حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں' پھر میرے دور میں' ان کی اب میں بعض آئندہ خطبات میں باتیں کروں گا۔ جب تک یہ ذکر یار چلتا ہے چلتا رہے اور مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ غلام قادر کی (قربانی) کی وجہ سے اللہ نے مجھے یہ موقع دیا کہ دوسرے (قربان ہونے والوں) کا بھی پھر ذکر خیر جاری کر دوں' اس کے نتیجے میں ان کی یاد تازہ ہو گی اور ہر (قربانی) کے وقت رشتہ دار کامل طور پر یہ اعتراف کریں گے کہ ان کی (قربانی) کو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف (-) کی (قربانی) سے کوئی نسبت نہیں' زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہ (قربانی) ہی اور ہے۔ چنانچہ اب میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف (-) کی (قربانی) کا واقعہ جہاں تک ممکن ہے حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ میں پڑھ کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ملفوظات جلد سوم ص 511' 512 جدید ایڈیشن۔ "حضرت صاحبزادہ عبداللطیف (-) کی (قربانی) کا واقعہ تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا۔ اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔ اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب (-) اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر انہوں نے اف تک نہ کی' ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ وہ بڑے فاضل عالم اور محدث تھے۔" اب صرف یہی لفظ دیکھ لیں ان کا اطلاق بعد کے کسی (قربان ہونے والے) کے اوپر نہیں کیا جا سکتا۔ علم و فضل کے لحاظ سے اور محدث بھی تھے۔ حدیث کا گہرا علم تھا اور اپنے زمانے کے اقطاب میں سے تھے۔ پس اس پہلو سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (-) کے ساتھ بعد کی (قربانیوں) کو کیا نسبت ہے۔ وہی نسبت ہو سکتی ہے جو کسی بزرگ بلند مرتبہ کی خاک سے کسی کو نسبت ہو سکتی ہے۔

"سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو" اب کون ہے بعد کا (قربان ہونے والا) جو اس پیشکش کے باوجود ملنے سے انکار کر دے' کوئی ہے تو مجھے دکھاؤ۔ "مگر انہوں نے کہا اب کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت۔"

پھر فرماتے ہیں "یقیناً یاد رکھو کہ جس طرز سے انہوں نے میری تصدیق کی راہ میں مرنا قبول کیا اس قسم کی موت (-) اور کسی طرح نہیں پاؤ گے۔" اب جو مختلف رستوں سے حضرت مسیح موعود (-) کو قطعی شہادتیں ملی ہیں اس واقعہ کے بعد جو شہادتیں اکٹھی ہوئی ہیں اور آنکھوں دیکھے گواہوں نے جو واقعات بیان کئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔

"چونکہ قضاء و قدر سے مولوی صاحب کی (قربانی) مقدر تھی اور آسمان پر برگزیدہ بزمرۂ (قربان ہونے والوں کے) داخل ہو چکا تھا اس لئے امیر صاحب نے ان کو بلانے کے لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ان کی طرف خط لکھا کہ آپ بلا خطر چلے آئیں اگر یہ دعویٰ سچا ہو گا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا۔" اس بے وقوف امیر کو یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ ہیں کون۔ ان کو دھوکہ دینے کی ضرورت ہی کوئی نہیں ہے۔ وہ تو کہا جائے کہ تم موت کے منہ میں آنکھیں ڈال کر دیکھو اور تکلیفوں کے ساتھ مارے جاؤ تو دوڑتے ہوئے اس وقت چلے آتے۔ مگر ان بیوقوفوں کا جن کا ایمان نہیں تھا ان کا ایک حیلہ تھا اور پیغام یہ بھیجا کہ اگر یہ دعویٰ سچا ہو گا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا۔ "بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ یہ خط امیر صاحب نے ڈاک میں بھیجا تھا یا دستی روانہ کیا تھا بہر حال اس خط کو دیکھ کر مولوی صاحب کابل کی طرف روانہ ہو گئے اور قضاء و قدر نے نازل ہونا شروع کر دیا۔"

"راویوں نے یہ بیان کیا ہے کہ جب (-) مرحوم کابل کے بازار سے گزرے تو گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے پیچھے آٹھ سرکاری سوار تھے اور ان کی تشریف آوری سے پہلے عام طور پر کابل میں مشہور ہو چکا تھا کہ امیر صاحب نے اخوندزادہ صاحب کو دھوکہ سے بلایا ہے

اور بعد اس کے دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے۔" یہاں اخوند زادہ سے مراد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف (-) ہیں۔ "کہ جب اخوند زادہ صاحب مرحوم بازار سے گزرے تو ہم اور دوسرے بہت سے بازاری لوگ ساتھ چلے گئے۔" اب یہ موقع کے گواہوں کا بیان ہے۔

"اور یہ بھی بیان کیا کہ آٹھ سرکاری سوار خوست سے ہی ان کے ہمراہ کئے گئے تھے کیونکہ ان کے خوست میں پہنچنے سے پہلے حکم سرکاری ان کے گرفتار کرنے کے لئے حاکم خوست کے نام آچکا تھا۔ غرض امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے تو مخالفوں نے پہلے سے ہی ان کے مزاج کو بہت متغیر کر رکھا تھا۔"

اب امیر کی بدتمیزی اور بے شرمی ملاحظہ کریں کہ وہ کہتا ہے مجھے ان سے بو آتی ہے۔ امیر نے حاضرین کے سامنے یہ بیان دیا "حکم دیا کہ مجھے ان سے بو آتی ہے ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں امیر صاحب خود رہتے تھے قید کر دو اور زنجیر غراغراب لگادو" زنجیر غراغراب کیا چیز ہے "یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا" مراد ہے کہ یہ وزن انگریزی بیان کیا جارہا ہے۔ "یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔ گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے اور اس میں ہتھکڑی بھی شامل ہے اور نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی کی لگادو" انگریزی بیڑی سے مراد انگریزی بیڑی نہیں بلکہ آٹھ سیر انگریزی۔ "پھر اس کے بعد مولوی صاحب مرحوم چار مہینے قید میں رہے۔" ان کے دکھوں اور تکلیفوں کا زمانہ کتنا لمبا ہوا ہے۔

"چار مہینے قید میں رہے اور اس عرصے میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دی جائے گی مگر ہر ایک مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ میں صاحب علم ہوں اور حق و باطل کی شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا کی ہے' میں نے پوری تحقیق سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں۔"

"لوگوں نے (-) مرحوم کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا اور درحقیقت تعجب کا مقام تھا۔ ایسا جلیل الشان شخص کہ جو کئی لاکھ روپے کی ریاست کابل میں جاگیر رکھتا تھا اور اپنے فضائل علمی اور تقویٰ کی وجہ سے گویا تمام سرزمین کابل کا پیشوا تھا اور قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام کی زندگی بسر کی اور بہت سا اہل و عیال اور عزیز و فرزند رکھتا تھا پھر یک دفعہ وہ ایسی سنگین قید میں ڈالا گیا جو موت سے بدتر تھی جس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ ایسا نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ انسان وہ اس روح کے گداز کرنے والی قید میں صبر کر سکے اور جان کو ایمان پر فدا کرے بالخصوص اس حالت میں امیر کابل کی طرف سے بار بار ان کو پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کی تصدیق دعویٰ سے انکار کر دو تو تم ابھی عزت سے رہا کئے جاؤ گے۔ مگر اس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار کے وعدہ کی کچھ بھی پروانہ کی اور بار بار یہی جواب دیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم کر لوں اور کیوں کر ہو سکتا ہے جس کو میں نے خوب شناخت کر لیا اور ہر ایک طرح سے تسلی کر لی اپنی موت کے خوف سے اس کا انکار کر دوں۔ یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہو گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق کو پالیا اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہیں ہو گی کہ میں اس ثابت شدہ حقیقت کو چھوڑ دوں۔ میں جان چھوڑنے کے لئے تیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں کہ حق میرے ساتھ جائے گا۔"

"اس بزرگ کے بار بار یہ جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل ان کو کبھی فراموش نہیں کرے گی اور کابل کے لوگوں نے اپنی تمام عمر میں یہ نمونہ ایمان داری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہو گا۔" کن معنوں میں فراموش نہیں کرے گی اس کی تفصیل بھی حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی زبان ہی سے ملتی ہے یا قلم ہی سے ملتی ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ مزید واقعات

(قربانی) "جب (-) مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنے کی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے۔ تب وہ فتویٰ اخوند زادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا اور پھر امیر نے حکم دیا کہ (-) مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسی ڈال دی گئی۔"

تصور تو کریں کس قدر پے بہ پے عذابوں میں آپ کو مبتلا کیا گیا اور اتنا دردناک عذاب جیسے جانوروں کے ناک کو چھیدا جاتا ہے اور رسی ڈالی جاتی ہے مگر اس میں بھی ان کو کھینچنے سے پہلے انتظار کیا جاتا ہے کہ زخم مندمل ہو جائیں بعد میں ان میں رسی ڈال دی جاتی ہے مگر ابھی زخم کچے تھے اور درد سے بھرے ہوئے تھے کہ آپ کے ناک میں رسی ڈال دی گئی۔ "تب اس رسی کے ذریعہ سے (-) مرحوم کو نہایت ٹھٹھے' ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے اور امیر اپنے تمام مصاحبوں کے ساتھ اور مع قاضیوں' مفتیوں اور دیگر اہل کاروں کے دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشہ کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پہنچے تو شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا۔" یہاں مرحوم سے مراد فوت شدہ نہیں بلکہ جس پر رحم کیا گیا۔ فوت شدہ کے لئے لفظ مرحوم اسی لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تو آپ سے زیادہ رحم کس پر کیا گیا اللہ کی طرف سے کہ آپ کو یہ عظمت کا مقام عطا فرمایا گیا۔

"شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر اس حالت میں جبکہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دیئے گئے تھے امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچا لیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقع ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔ تب (-) مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں' مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اور میں حق کے لئے مروں گا۔ تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے' کافر ہے' اس کو جلد سنگسار کرو۔"

"اس وقت امیر اور اس کا بھائی نصر اللہ خان اور قاضی عبدالاحد کمیدان یہ لوگ سوار تھے اور باقی تمام لوگ پیادہ تھے۔ جب ایسی نازک حالت میں (-) مرحوم نے بار بار کہہ دیا کہ میں ایمان کو جان پر مقدم رکھتا ہوں تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ قاضی نے کہا آپ بادشاہ وقت ہیں آپ چلاویں۔ تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا۔ اس پتھر سے (-) مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی پھر بعد اس کے بدقسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا۔ پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس (-) پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس (-) مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو' یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے (-) مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا۔ پھر امیر نے واپس ہونے کے وقت کہا کہ یہ شخص کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا۔"

یہ اپنی (قربانی) کے بعد دوبارہ روحانی زندگی کی طرف اشارہ تھا مگر اس کو امیر نے ظاہر پر محمول کیا اور کہا "یہ کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا اس پر چھ روز تک پہرہ رہنا چاہئے۔" جب (قربان) کر دیا گیا تھا تو پھر پہرے کی ضرورت کیا تھی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں ان کی روحانیت کا اثر ضرور تھا۔ دل میں جانتا تھا کہ اس شخص نے تو کبھی جھوٹی بات کی ہی نہیں تو اگرچہ بظاہر مردے کا زندہ ہونا ناممکن ہے مگر چونکہ (-) نے یہ کہا ہے اس لئے کوئی بعید نہیں کہ یہ شخص زندہ ہو جائے۔ اتنا گہرا اثر اس صدیق کی باتوں کا دلوں پر پڑتا تھا کہ جھٹلانے والا' سنگسار کرنے والا بھی دل کی گہرائی سے آپ کی سچائی کا قائل ضرور تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بیان کیا گیا ہے کہ یہ ظلم یعنی سنگسار کرنا 14- جولائی کو وقوع میں آیا- اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلہ کے مخالف تھے' جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے-" یہ وہ گواہی ہے جو قابل اعتماد ہے اس پہلو سے کہ شامل ہونے والے سارے اس بات کی گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود (-) کو ان کی گواہیاں کبھی تحریر کی صورت میں کبھی دوسرے احمدی مخلصین کی زبانی پہنچتی رہیں- "اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلے کے مخالف تھے جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے اور بعض ایسے آدمی بھی اس بیان میں شامل ہیں کہ (-) مرحوم کے پوشیدہ شاگرد تھے- معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس سے زیادہ دردناک ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے-"

اتنے خوفناک مظالم کئے گئے کہ بعض لوگوں نے ان کی تفصیل نہیں بتائی کیونکہ خطرہ تھا کہ رستے میں پکڑے نہ جائیں اور حکومت تک یہ بات نہ پہنچ جائے کہ ہم نے یہ رپورٹنگ کی ہے- "شہزادہ عبداللطیف کے لئے جو (قربانی) مقدر تھی وہ ہو چکی- اب ظالم کا پاداش باقی ہے-"

یہ کابل کی سرزمین میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ وہی پاداش ہے جس کو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں- جتنا چاہیں زور لگالیں' جو مرضی کرلیں' ایک دوسرے کے قتل و خون سے باز آ ہی نہیں سکتے- مسلسل مرتے چلے جائیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کرتے چلے جائیں گے اور ایک دوسرے پر ظلم توڑتے چلے جائیں گے کیونکہ یہ پاداش ہے جس کو حضرت مسیح موعود (-) نے فرمایا کہ کابل کی زمین کبھی نہیں بھولے گی-

فرمایا "اب ظالم کا پاداش باقی ہے- (-) افسوس کہ یہ امیر زیر آیت (-) میں داخل ہو گیا اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے- ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے- اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں اپنے صدق کا نمونہ دکھایا- جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے-"

جماعت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی روح کو میں کامل یقین سے یہ پیغام دے سکتا ہوں- اے ہمارے آقا تیرے بعد تیری جماعت انہی رستوں پر چلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو رستے صاحبزادہ عبداللطیف (-) نے ہمارے لئے بنائے تھے- گو ان سے نسبت کوئی نہیں مگر غلامانہ ہم انہی راہوں پر چل رہے ہیں-

فرماتے ہیں- "اے کابل کی سرزمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا- اے بد قسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ ظلم عظیم کی جگہ ہے-" جو کچھ کابل میں ہو رہا ہے وہ زمین خدا کی نظر سے گر گئی ہے- جب مہاجرین مجھ سے کہتے ہیں کہ کابل کے لئے دعا کرو تو میں کہتا ہوں مجھ غریب عاجز کی دعا کیا کام کرے گی- جو زمین خدا کی نظر سے گر چکی ہے اسے میری دعا کیسے خدا کی نظروں میں دوبارہ بٹھادے گی- یہ ناممکن ہے- یہ تو ایسی بدبختی ہے جب تک صاحبزادہ عبداللطیف (-) کے پیغام کو کابل قبول نہیں کرتا یا افغانستان قبول نہیں کرتا ناممکن ہے کہ کابل کی سرزمین ایک دوسرے پر کئے جانے والے ظلموں سے نجات پاسکے- ہوتا چلا جائے گا' ہوتا چلا جائے گا-

بسا اوقات آپ لوگ خبریں سنتے ہیں کہ اب صلح ہو گئی' اب صلح ہو گئی شمال و جنوب کے درمیان- ہمیشہ جب مجھے لوگ کہتے ہیں تو میں ہنس کر کہا کرتا ہوں یا رو کر کہنا چاہئے کہتا ہوں کہ سب جھوٹ ہے' تم دیکھ لینا چند دن تک کیا واقعہ ہو جائے گا' یہی کچھ ہو گا-

ایک اور (قربان ہونے والے) جو حضرت مسیح موعود (-) کے زمانے میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (-) کے شاگرد تھے اور ان کا بھی الہام میں ذکر ہے اگرچہ ان کو (سردار) تو نہیں کہا گیا مگر (سردار) کے شاگرد ضرور تھے اور یہ مرتبہ ضرور حاصل تھا کہ الہام شاتان تذبحان میں آپ کا بھی ذکر ہے- فرمایا "الہام 1884ء اور 1893ء یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائے گا یعنی ہر ایک کے لئے قضاء و قدر در پیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں-" اس کے بعد یہ الہام ایک دفعہ پھر بھی ہوا بعد میں لیکن میں نے یہ پہلے دو الہام جو اس واقعہ شہادت سے پہلے کے ہیں وہ سنا دیئے ہیں اور بعد کے الہام کا کیا معنی ہے کیوں ہوا- اس کی تفصیل اللہ بہتر جانتا ہے-

اس کے بعد میں یہ کہہ کر اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ غلام قادر (-) کے متعلق جو یہ دو فضیلتیں ہیں وہ تو کوئی دنیا میں ان سے چھین ہی نہیں سکتا- ایک فضیلت یہ کہ آپ کی رگوں سے وہ خون ٹپکا ہے پاکستان کی سرزمین پر جس خون میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) اور حضرت اماں جان کا خون شامل ہے- اور اس واقعہ نے کربلا کی یاد کو ہمارے لئے تازہ کر دیا اور یہی وجہ تھی کہ میں بار بار کہہ رہا تھا کہ محرم شروع ہو گیا ہے دعائیں کرو اور محمد رسول اللہؐ اور آپ کی آل پر درود بھیجو-

دوسرا اس وقت مجھے یہ الہام یاد نہیں تھا کہ غلام قادر آیا اور گھر برکتوں اور نور سے بھر گیا- یہ بعد میں مجھے توجہ دلائی گئی اور میں حیران رہ گیا کہ واقعۃً جس کے ساتھ مجھے محبت تھی کیوں نہ ہوتی کہ اللہ کو اس سے محبت تھی اور مسیح موعود کو یہ پیش گوئی کے طور پر بتادیا تھا کہ تیرے گھر میں تیری اولاد میں ایک ایسا شخص پیدا ہو گا' نوجوان جو اپنے گھر کو جس گھر میں پیدا ہو گا برکت اور نور سے بھر دے گا- تو اللہ کا احسان ہے کہ ہم اگرچہ بظاہر روتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ساتھ استغفار کی بھی بہت توفیق ملتی ہے کہ رو کس بات پر رہے ہو اتنا بڑا اعزاز' ایک انسان بے اختیار ہو جاتا ہے- چنانچہ وہ رات جو مجھ پر گزری وہ ان دو باتوں کی کشمکش میں گزری ہے- تقریباً رات بھر میں سو نہیں سکا کہ اچانک غم قبضہ کرتا تھا اور پھر فوراً استغفار کا خیال آکر استغفار پڑھتے پڑھتے سو تا تھا اور پھر آنکھ کھلتی تھی غم کی شدت سے اور پھر استغفار شروع ہو جاتا تھا- تو بلاشبہ ساری رات کروٹوں میں کٹی ہے انہی دو باتوں میں اور اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ بار بار استغفار کی طرف توجہ دلاتا رہا کیونکہ ایسی (قربانی) کے اوپر زیادہ غم کرنا خدا کو پسند نہیں اور مجھ سے جو بشری غلطی ہوتی رہی ہے اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کی اصلاح بھی فرمادی اور بار بار مجھے استغفار کی طرف توجہ دلائی-

پس اب اس ذکر کے بعد خطبہ کو ختم کرتا ہوں- جہاں تک مجھے یاد ہے باتیں جو بعض غلط کہی گئیں ان کی تصحیح میں نے کر دی ہے اور (قربان ہونے والے) کا مقام بھی آپ پر کھول دیا ہے- بلاشبہ یہ میرے دور کے (قربان ہونے والوں) میں ایک استثنائی شان تو رکھتا ہے جس میں اور کوئی شامل نہیں مگر جس طرح درد اور تکلیف دوسرے بعض (قربان ہونے والوں) کو دی گئی ہے ہو سکتا ہے ویسا درد اور ویسی تکلیف ان کو اپنے آخری لمحوں میں نہ پہنچائی گئی ہو- مگر یہ باتیں انشاء اللہ میں بعد میں کروں گا- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) کے دور کے (قربان ہونے والوں) کی اور بعد میں اپنے دور میں جو (قربانیاں) ہوئی ہیں ان کا بھی انشاء اللہ تعالیٰ میں تفصیلی ذکر کروں گا- تو یہ ذکر یار چلتا رہے گا جہاں تک بھی توفیق ہے- میں امید رکھتا ہوں کہ ان یاروں کا ذکر چلتا رہے گا' ہمارے دلوں کی محفلیں تازہ ہوتی رہیں گی- اللہ تعالیٰ ہمیں ان یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے-

(الفضل انٹرنیشنل لندن 11 جون 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہارِ ہستی میں ہم تو جیسے کِھلا کئے ہیں کِھلا کریں گے
جو مٹنے والے ہیں اس چمن میں مٹا کئے ہیں مٹا کریں گے

وہ اور ہوں گے جو سیلِ دریا میں ڈوب مرنے کی ٹھان بیٹھے
ہم ایسی موجوں کی کشمکش میں بڑھا کئے ہیں بڑھا کریں گے

مصلح الدین راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 20- جولائی 1999ء

12-45 a.m. ترکش پروگرام-
1-20 a.m. دینی تعلیم- میزبان- سید مبشر احمد صاحب-
1-50 a.m. ہومیو پیتھی کلاس-
2-55 a.m. نارویجین زبان سیکھئے-
3-25 a.m. ڈاکومنٹری-
4-05 a.m. تلاوت- خبریں-
4-55 a.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ کلاس-
5-25 a.m. لقاء مع العرب-
6-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال میچ-
7-15 a.m. اردو کلاس-
8-20a.m. نارویجین زبان سیکھئے-
8-55 a.m. ہومیو پیتھی کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-55 a.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ کلاس-
11-15 a.m. پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ- 2-1-98
12-15 p.m. دینی تعلیم-
12-45 p.m. لقاء مع العرب- 96-9-8
1-50 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-40 p.m. سویڈش زبان سیکھئے-
5-00 p.m. خطبہ جمعہ- 89-5-26
6-00 p.m. بنگالی سروس-
7-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
8-00 p.m. چلڈرنز کارنر- ترتیل القران کلاس-
8-20 p.m. چلڈرنز کارنر- از احمدیہ ٹیلی ویژن لاہور- تعلیمی پروگرام- واقفین نو-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- درس الحدیث-

بدھ 21- جولائی 1999ء

12-55 a.m. نارویجین سروس-
1-30 a.m. ہماری کائنات-
1-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
3-00 a.m. سویڈش زبان سیکھئے-
3-22 a.m. تقریر- سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ- حضرت بلالؓ
4-05 a.m. تلاوت- [illegible]-
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر- ترتیل القرآن کلاس-
4-55 a.m. لقاء مع العرب-
6-00 a.m. فرام دی آرکائیوز- خطبہ جمعہ- 26-5-89
7-00 a.m. اردو کلاس-
8-00a.m. سویڈش زبان سیکھئے-
8-25 a.m. تقریر- سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ- حضرت بلالؓ
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں-
11-05 a.m. سواحیلی سروس- خطبہ جمعہ-
12-25 p.m. ہماری کائنات-
12-45 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-35 p.m. جرمن زبان سیکھئے-
5-05 p.m. تبرکات- تقریر مولانا جلال الدین شمس جلسہ سالانہ 1965ء
6-05 p.m. بنگالی سروس-
7-10 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر- گلدستہ نمبر7-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- تاریخ احمدیت-
10-25 p.m. اردو کلاس-
11-30 p.m لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 22- جولائی 1999ء

12-35 a.m. فرنچ پروگرام- مجلس سوال و جواب-
1-25 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- المائدہ-
1-45 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- پیرہن سبق سلائی-
2-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
3-30 a.m. جرمن زبان سیکھئے-
4-00 a.m. تلاوت- ملفوظات- خبریں-
4-45 a.m. چلڈرنز کارنر- گلدستہ نمبر7
5-20 a.m. لقاء مع العرب-
6-20 a.m. کینیڈین ہورائزن- تقریر- از پیر وحید صاحب جلسہ سالانہ 1998ء و مبارک احمد ناصر صاحب جلسہ سالانہ 1998ء
7-20 a.m. اردو کلاس-
8-25a.m. جرمن زبان سیکھئے-
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر- گلدستہ نمبر7
11-25 a.m. سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ- 16-1-98
12-20 p.m. ایم ٹی- اے لائف سٹائل المائدہ-
12-45 p.m. لقاء مع العرب-
1-45 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-40 p.m. عربی زبان سیکھئے-
4-55 p.m. فرام دی آرکائیوز- مجلس سوال وجواب- 96-3-3
5-55 p.m. بنگالی سروس- بانس کی حفاظت-
6-20 p.m. بنگالی سروس احمدیت کے متعلق الزامات کے جوابات-
7-05 p.m. ہومیو پیتھی کلاس-
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر- ترتیل القران کلاس-
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر- واقفین نو پروگرام-
8-50 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- درس ملفوظات-
10-30 p.m. اردو کلاس-
11-35 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دوسرا سالانہ اجتماع واقفین نو ضلع سکھر

○ مورخہ 27- جون 1999ء بروز اتوار واقفین نو اور اطفال الاحمدیہ ضلع سکھر کا سالانہ اجتماع بیت البلال سکھر میں منعقد ہوا تلاوت کے بعد مکرم ملک طاہر احمد صاحب قائد ضلع سکھر نے وعدہ طفل دہرایا نظم کے بعد حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" خوش الحانی سے عزیزہ شمائلہ صدف بنت مکرم نصیر احمد ناصر صاحب آف گدو بیراج نے پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم اقبال احمد منیر صاحب مربی ضلع سکھر نے افتتاحی تقریر کی اور دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقفین نو اور اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں سب بچوں نے بڑے جوش وجذبہ سے حصہ لیا کھانے اور نماز ظہر و عصر کے وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے واقفین نو اور اطفال میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور آخر پر بچوں کو نصائح کیں۔ اس اجتماع میں ضلع بھر کے 15 واقفین نو 9 اطفال اور 16 باپوں نے شرکت کی۔ اوستہ محمد جو کہ صوبہ بلوچستان میں ہے اور سکھر سے بہت دور ہے وہاں سے واقف نو عزیزم اسامہ شعیب ولد غلام مصطفیٰ صاحب اپنے والدین سمیت اجتماع میں شامل ہوا۔ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب و خیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

افتتاح لینگوئج سنٹر واقفین نو حلقہ کچی پمپ والا گوجرانوالہ شہر

○ مورخہ 12- جون 1999ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب واقفین نو حلقہ کچی والا گوجرانوالہ شہر کا اجلاس منعقد ہوا تلاوت عزیزم عتیق الرحمان اور نظم عزیزم اویس احمد نے پڑھ کر سنائی بعد ازاں مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زبانیں سیکھنے کی اہمیت اجاگر کی اور بچوں اور والدین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تلقین کی اس افتتاح کے موقع پر مکرم خواجہ محمد اسلم صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع۔ مکرم ساجد منور صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب سیکرٹری وقف نو گوجرانوالہ شہر اور مکرم عمران مبشر صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ نے شرکت کی۔ ہر روز عربی کلاس بذریعہ ٹی۔ وی۔ وی سی آر ہوا کرے گی بچوں کو عربی زبان کی وڈیو کیسٹ دکھائی گئی اور بعد میں دعا کر کے باقاعدہ لینگوئج سنٹر کا افتتاح ہوا۔ اس اجلاس میں حلقہ کے 4 واقفین نو اور ان کے 8 والدین اور دیگر 13- احباب نے شرکت کی تمام حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

سالانہ اجتماع واقفین نو حلقہ امارت چونڈہ ضلع سیالکوٹ

○ مورخہ 6- جون 99ء بروز اتوار واقفین نو حلقہ امارت چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا اجتماع بیت الذکر چونڈہ میں منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد افضل بھٹی نے وعدہ طفل دہرایا اس کے بعد مکرم چوہدری مظفر احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ امیر حلقہ چونڈہ نے افتتاحی خطاب فرمایا بعد ازاں مکرم رفیق احمد بٹ صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع نے نصائح کیں اس کے بعد پروگرام کے مطابق علمی مقابلہ جات کروائے گئے نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب حلقہ نے پوزیشن لینے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے۔ تمام شامل ہونے والے واقفین نو میں سند شرکت اور انعام دیا گیا آخر پر مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو نے والدین اور بچوں کو نصائح کیں۔ اس اجتماع میں 43 واقفین نو 16 والدین اور 13 دیگر احباب نے شرکت کی۔ اجتماع کی کامیابی کے لئے مکرم محبوب احمد صاحب لون سیکرٹری وقف نو حلقہ اور مکرم طارق احمد چوہان سیکرٹری وقف نو مقامی نے بھرپور کردار ادا کیا۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانات

Psychiatrist ماہر امراض ذہن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب Psychiatrist مورخہ 99-7-25 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد 99-7-25 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب پی ای سی ایچ ایس کراچی فالج کا حملہ ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اس سے قوت گویائی زیادہ متاثر ہے۔ آپ کو لمبے عرصہ تک کراچی میں جماعتی خدمت کی توفیق ملی ہے۔

○ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب وڑائچ انسپکٹر تحریک جدید حیدر آباد جماعتی دورہ پر تھے۔ اچانک پتہ کی درد شروع ہو گئی۔ مورخہ 99-7-18 کو میرپور خاص میں پتے کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔

○ محترم ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور کو پچھلے ہفتہ دل کی تکلیف ہو گئی تھی۔

احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست ہے۔

ضرورت مرد اساتذہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں درج ذیل مضامین پڑھانے کے لئے مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ امیدوار کا متعلقہ مضامین میں کم از کم ایم اے / ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے۔

مضامین:۔ انگلش۔2۔اردو۔3۔فزکس۔4۔کمیسٹری۔5۔ریاضی

امیدوار اپنی درخواستیں بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن ربوہ 5۔اگست 1999ء تک زیر دستخطی کو بھجوادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

نہ مذاکرات نہ امریکی کردار

بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے بالاخر کھل کر کہہ دیا ہے کہ بھارت نہ تو مذاکرات کرے گا اور نہ امریکی کردار کو کشمیر میں مانے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے کشمیر میں جو کچھ کیا وہ ہمارے اعتماد کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے جب تک یہ اعتماد بحال نہیں ہوتا مذاکرات ہو ہی نہیں سکتے۔ اس سلسلے میں پاکستان کو اقدامات کرنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور پاکستان ایک ہی زبان بولتے ہیں۔ کسی ترجمانی کی ضرورت نہیں۔ حتیٰ کہ معمولی کردار بھی برداشت نہیں کریں گے پاکستان یقین دلائے کہ وہ بھارت میں دہشت گردی کی مدد نہیں کرے گا۔

عالمی برادری مسئلہ کشمیر حل کرائے

نواز شریف کے دورہ سعودی عرب کے موقع پر سعودی عرب نے کشمیری عوام کے حق خودارادیت کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل میں اپنا کردار ادا کرے۔

کشمیر بھارت کا انتخابی موضوع

کشمیر اور کارگل کا مسئلہ بھارتی انتخابات کا اہم موضوع بن چکا ہے۔ بھارت کے عام انتخابات 4 ستمبر سے شروع ہو رہے ہیں۔

کارگل کے معاملے کے تحقیقات

بھارت نے مجاہدین کے کارگل پر قبضے کا پتہ چلانے میں ناکامی کی تحقیقات کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اعلان بھارت کے قومی سلامتی کے مشیر برجیس مشرا نے کیا۔ قبضہ اپریل میں ہوا تھا۔ پتہ نہ چلنا بھارت کی بڑی ناکامی ہے۔

بھارت کی امداد روک دی جائے

امریکی کانگرس میں ایک بل پیش کیا گیا ہے جس میں ایک ری پبلکن رکن کانگرس نے کہا ہے کہ بھارت کی امداد روک دی جائے کیونکہ بھارت اقوام متحدہ میں امریکہ کے خلاف ووٹ دیتا ہے۔

بھارت کے لئے سفارش نہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ ہم عالمی مالیاتی اداروں کو بھارت کے لئے قرضوں کی سفارش نہیں کریں گے۔

کینیڈی کا بیٹا اور بہو ہلاک

امریکہ میں ایک چھوٹے طیارے کے حادثے میں امریکی آنجہانی صدر جان ایف کینیڈی کا 38 سالہ بیٹا جان ایف کینیڈی جونیئر ان کی اہلیہ اور سالی ہلاک ہو گئے۔ یہ لوگ ایک شادی میں شرکت کے لئے جا رہے تھے۔ شادی ملتوی کر دی گئی۔ طیارہ سمندر میں گر گیا۔ ساحل سے 27 کلومیٹر دور ملبہ تلاش کر لیا گیا۔ لاشوں کی تلاش کا کام جاری ہے۔ حادثہ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

امریکی شہریوں کو انتباہ

امریکہ نے اپنے شہریوں کو انتباہ کیا ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی سے بچنے کے لئے حفاظتی اقدامات کا خیال رکھیں۔ اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے اور قونصل خانوں میں اپنے نام درج کرائیں۔ اور سیکیورٹی ہدایات پر عمل کریں۔

طالبان کی درپردہ مدد کا الزام

ایک امریکی رکن کانگرس نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ درپردہ طالبان کی مدد کر رہا ہے۔ ظاہری طور پر امریکہ طالبان کی مذمت کرتا ہے لیکن ابھی تک اس کے خلاف کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اقتصادی پابندیاں بیکار ہیں۔

تائیوان پر حملے کا منصوبہ

بتایا گیا ہے کہ چین کے صدر جیانگ زیمن نے تائیوان پر حملے کے منصوبے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ تائیوان کے لیڈر کی ہٹ دھرمی کے باعث مذاکرات کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ چین کی بحریہ نے جنگی مشقیں شروع کر دیں۔ جنگی مشقوں میں 100 سے زائد بحری جہازوں نے حصہ لیا۔ اچانک حملہ کر کے اہم تنصیبات پر قبضہ اور تائیوانی قیادت کو گرفتار کر لیا جائے گا ہانگ کانگ کی کمیونسٹ پارٹی نے بھی حملے کی حمایت کر دی۔

بنگلہ دیش میں سیلاب

بنگلہ دیش میں تازہ ترین سیلاب سے 30 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ لاکھوں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ 35 ہزار افراد دربدر ہوئے۔ جنہیں امدادی کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔

کارگل کا مسئلہ سیاست تھی

بھارت کی سیاسی جماعت کانگرس کی صدر سونیا گاندھی نے انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ واجپائی نے سیاسی مفادات کے لئے کارگل کا مسئلہ اچھالا۔

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
فون دفتر 051-275757 275738
A-3 بیول پلازہ- فضل الحق روڈ- بلیو ایریا اسلام آباد

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan ☎ 554399

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس پٹہ کمانی

سپیشلسٹ
• پٹہ کمانی
• سلنسر بکس، پائپ
• آٹو ربڑ پارٹس
نیز
سوزوکی جینئن پارٹس
میاں بھائی
15- منٹگمری روڈ، لاہور
فون نمبر (042) 3613373 - 6313372 - 6374740

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 19 جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
20-جولائی- غروب آفتاب- 7-15
21-جولائی- طلوع فجر- 3-38
21-جولائی- طلوع آفتاب 5-14

مجاہدین نے کارگل خالی کر دیا

مجاہدین نے کارگل سمیت تقریباً تمام برف پوش پہاڑی چوٹیاں خالی کر دی ہیں۔ جس کے بعد بھارتی فوج کنٹرول لائن میں اپنی مقررہ جگہوں تک پہنچ گئی ہے۔ یہ بات بھارت کے اس علاقہ کے کمانڈر بریگیڈئر رمیش کاکڑ نے بتائی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مجاہدین نے اپنے آخری جنگی زون مشکو وادی میں قائم تمام چوکیاں بھی خالی کر دی ہیں انہوں نے کہا کہ اگرچہ اس پہاڑی سلسلے پر مجاہدین کے چھوٹے چھوٹے گروپ اب بھی موجود ہیں لیکن وہ واپسی کے لئے سامان باندھتے دیکھے جا سکتے ہیں۔ ایک اور اعلیٰ فوجی افسر میجر جنرل مہندر پوری نے بتایا کہ مجاہدین بٹالک کاکسر اور اس کی پہاڑیوں میں اپنے پکے مورچے دو تین دن پہلے ہی خالی کر چکے ہیں۔

آرمی چیف کے انٹرویو کی تردید

پاک فوج کے ترجمان بریگیڈئر راشد قریشی نے کہا ہے کہ پاک فوج نے لائن آف کنٹرول کراس نہیں۔ آرمی چیف کا انٹرویو سیاق و سباق سے ہٹ کر شائع کیا گیا۔ وزیر اعظم نواز شریف کو کنٹرول لائن پار کرنے کی اطلاع دینے کی بات بھی غلط ہے۔ دفتر خارجہ اور پاک فوج کے ترجمانوں نے کہا کہ بی بی سی کو احتیاط کرنی چاہئے۔

گوریلا جنگ بند نہیں کرا سکتے

وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہا ہے کہ کشمیر کی تحریک آزادی جاری رہے گی۔ مجاہدین کی گوریلا جنگ بند نہیں کرا سکتے۔

ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان

پیپلز پارٹی نے حکومت کے خلاف ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ پہلے مرحلے میں راولپنڈی میں نواز شریف مردہ باد ریلی ہوگی۔ ملک بھر میں مظاہرے کئے جائیں گے۔

خوشاب کے چار فوجی کنٹرول لائن پر شہید

خوشاب سے تعلق رکھنے والے دو فوجی افسر اور دو جوان کنٹرول لائن پر شہید ہو گئے میجر احمد خان، کیپٹن ماجد اعوان، اور محمد اشرف حوالدار کو ان کے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مسافر بازیاب نہیں ہو سکے

ضلع جیکب آباد سے اغوا ہونے والی بس کے مسافر چوتھے دن بھی بازیاب نہیں ہو سکے۔ پولیس ایکشن نہیں ہو سکا۔ آرمی کے کمانڈوز علاقے میں پہنچ گئے۔ 27۔ اہم شخصیات کو حراست میں لے لیا گیا۔ کچے کے علاقے میں گھر گھر تلاشی لی جارہی ہے۔

شہید ایس پی کے والد کو 25 لاکھ

لاہور کینٹ میں ڈاکوؤں کے مقابلہ میں شہید ہونے والے ایس پی عبدالصمد شاہ کے والد کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے 25 لاکھ کا چیک دیا۔

کیپٹن کرنال شہید کو سپرد خاک کر دیا گیا

بھارت سے دو شہداء کی لاشیں موصول ہونے کے بعد چکلالہ ائربیس پر ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں صدر، آرمی چیف اور گورنر سرحد سمیت اعلیٰ حکام نے شرکت کی بعد ازاں ان کو ان کے آبائی گاؤں صوابی میں سپرد خاک کر دیا گیا دوسرے شہید کی شناخت نہیں ہو سکی۔

امداد بند کرانے سے بچالیا

وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے انکشاف کیا ہے کہ اعلان واشنگٹن کے ذریعے وزیر اعظم نے پاکستان کو امداد بند ہونے سے بچا لیا۔ کارگل بحران میں ایسے اشارے ملے تھے اب مسئلہ کشمیر بین الاقوامی ہو گیا ہے۔ بھارت کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

پنجاب میں مون سون

پنجاب میں شدید گرمی کے بعد بالآخر بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ دو روز سے بادلوں نے پنجاب بھر کا آسمان ڈھکا ہوا ہے۔ مزید بارشوں کی توقع ہے۔

حملے جاری رہیں گے

لشکر طیبہ کے حافظ سعید نے کہا ہے کہ ڈیڈ لائن کی ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں۔ ہمارے حملے جاری رہیں گے۔ مجاہدین اپنی پوسٹوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ قوم بھارتی پراپیگنڈے کا جرات اور حوصلہ سے مقابلہ کرے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مُفید و مُجرّب اَدویہ

اکسیر اولادِ نرینہ کورس | حبوبِ مفید اٹھرا | عنبرین | لیکوریین
معینِ حمل | زدجام عشق خاص | سونے چاندی کی گولیاں | شباب آور موتی
نواب شاہی گولیاں | تریاقِ جریان | جوہرِ حیات | سفوفِ تولیدی
شاہانی | قرصِ نور | اکسیرِ اطفال | بچوں کی چونڈی
رفیقِ اطفال | تریاقِ معدہ | تریاقِ دمہ | تریاقِ بواسیر
حبِّ جدوار | حبِّ ہمزاد | راحتِ جان | رفیقِ دماغ

دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۹ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں مکمل فہرست ادویہ میں ہماری مشہور ادویہ کے علاوہ مردوں، عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کی دوائیں بھی شامل ہیں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)
PHONES: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خوشخبری

ہر قسم کے الیکٹرونکس سپیئر پارٹس، آئی سیز، ٹرانسسٹرز، کپیسٹرز کے علاوہ گھروں اور گاڑیوں کے سیکیورٹی سسٹم CLI آلات کی مرمت اور رعائتی قیمتوں پر فروخت کئے جاتے ہیں۔

سولنگی الیکٹرونکس
اقصیٰ روڈ ربوہ۔

ہمارے ہاں جستی روم کولر- کوکنگ رینج- ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں- نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے-

الفضل الیکٹرونکس
آفس فون 5114822 5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پتوکی
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر نایاب
جیولرز اینڈ بوتیک کلاتھ ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171 04524-510

ربوہ میں رہائشی پلاٹ

ایک کنال رقبہ کا پلاٹ نمبر 4/9 دار العلوم شرقی قابل فروخت ہے- رجوع فرمائیں-

سید ممتاز احمد
ٹی 81- ڈیفنس سوسائٹی کراچی 75500
فون 5880119-4929418

داخلہ جاری

میٹرک پاس طلباء و طالبات کیلئے الیکٹرو ہومیو پیتھی کا ایک سالہ ڈپلومہ کورس

ریٹائرڈ اور مستحق حضرات کے لئے خصوصی رعایت

تعلیم بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بذریعہ ڈاک
پراسپیکٹس دفتر سے یا -/35 روپے منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوائیں۔

النور الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ

ملنے کا پتہ الحاق شدہ: دی اوپن انٹرنیشنل یونیورسٹی فار کمپلیمنٹری میڈیسنز، کولمبو۔ سری لنکا
ہیڈ آفس - 603/A، پیپلز کالونی نمبر 2، فیصل آباد، فون: 041-44384